7327-الکحل پینے کی حرمت

سوال

اسلام میں الکحل پینا حرام کیوں ہے، چاہے قلیل مقدار ہی کیوں نہ ہو، اوراس موضوع کے متعلق قرآن مجید کیا کہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

بلاشک وشبہ الکحل نشہ آورچیز ہے، اوراس مواد میں ایسی چیز پائی جاتی ہے جو عقل خراب کردیتی ہے، اورحدیث شریف میں آيا ہے :

"ہر نشہ آورچيز خمر ہے، اورہر خمر حرام ہے"

خمر عقل پر پردڈالنے والی چيز کو شراب و خمر کہا جاتا ہے.

چنانچہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے توپھر یہ حرام شمار ہوگی اور خمر کے معانی میں شامل ہوگی جولذت یا تسلی کی بنا پر نوش کی جاتی ہے، اللہ تعالی نے اسے حرام کیا ہے، اورپھر اللہ تعالی نے اس کے متعلق بتایا ہے کہ یہ گناہ ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{لوگ آپ سے شراب اورجوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اورلوگوں کواس کا دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ اس کے نفع سے بہت زیادہ ہے}..

اورجب گناہ موجود ہے، اوروہ بڑااورزيادہ ہے توپھر یہ حرام ہے، اوربلاشک یہ الکحل عقل اورجسم کے لیے بھی مضر اورنقصاندہ ہے، اوراللہ سبحانہ وتعالی نے ہر وہ چيز حرام کی ہے جو بدن اورعقل کے لیے نقصاندہ ہو، اورحواس خمسہ کوتباہ کرے، اورہر وہ چيزجس میں انسان کونقصان اورضرر ہواس کوکرنا جائز نہیں.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اورتم اپنے آپ کو قتل مت کرو}..

اورفرمان باری تعالی ہے :

.{اوراپنے ہاتھوں کوہلاکت میں مت ڈالو}..

اوراس لیے بھی کہ یہ مال ودولت ضائع کرنے کا باعث ہے اوراس میں اسراف وفضول خرچی بھی ہے، چنانچہ یہ درج ذيل فرمان باری تعالی میں داخل ہوتا ہے :

.{بلاشبہ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں}..

رہا مسئلہ الکحل پینے کی بجائے کسی اور میں استعمال کرنا، تو بعض اوقات یہ جائز ہوگی، جبکہ اس کی مقدار بہت قلیل ہو، اور لباس اور بدن کو لگانے والی خوشوجات میں ملائی گئی ہو، کیونکہ یہ خوشبو میں تعفن پیدا ہونے سے محفوظ رکھتی ہے، اور لباس کو اس تعفن سے محفوظ رکھتی ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کا کسی بھی حالت میں پینا جائز نہیں ہے.